Digitized By Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

(روزنامہ)

خطبہ نمبر ۴۰

الفضل

قادیان

سہ شنبہ

جلد ۳۳	۳۰ اخاء ۱۳۲۴ ہش	۲۳ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ	۳۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۵۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے رات کی ڈائری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج بھی بعد نماز مغرب سے نماز عشاء تک حضور مجلس میں رونق افروز ہوکر حقائق بیان فرماتے رہے۔

حضرت امّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

مکرم مولوی عبدالسلام صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی بڑی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ پرسوں بتاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء بروز بدھ بعد نماز عصر مسجد محلہ دار الفضل میں منعقد ہوگا۔ انصار جماعت خصوصاً اور دیگر احباب عموماً اس جلسہ میں کثرت سے شامل ہوکر مستفید ہوں۔ زعماء صاحبان اور مہتمم صاحبان انصار اللہ اپنے محلہ کے انصار کو اس جلسہ میں لانے کے ذمہ وار ہونگے — چودہری ظہور احمد صاحب معاون ناظر بیت المال کے ہاں پانچواں

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ میں اعلیٰ تعلیم عام کرنیکی نہایت اہم سکیم

ہمارے لئے لازمی ہے کہ ہم سو فیصدی تعلیم یافتہ ہوں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۹ ماہ اخاء ۱۳۲۴ ہش مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء

(مرتبہ۔ مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے گزشتہ خطبات میں کئی مواقع پر بیان کیا ہے۔ کہ جس طرح انسانی جسم کے لئے ایک گھر کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو بغیر کئی دیوارو اور چھتوں کے مکمل نہیں ہوتا۔ اسی طرح

انسانی روح کی حفاظت

اور دین کے قیام کے لئے بھی ایسے مکانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کی کئی دیواریں ہوں۔ چھتیں۔ کھڑکیاں اور روشندان ہوں۔ لوگ جب اپنے گدھے کے ٹھہرانے کے لئے ایک مکان تجویز کرتے ہیں۔ تو وہ بھی کئی دیوارو اور چھتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ لوگ اپنی مرغیاں رکھنے کے لئے اگر مکان تجویز کریں۔ تو وہ بھی کئی دیواروں۔ چھتوں اور کھڑکیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ بلکہ لوگ اگر چڑیوں اور طوطوں کے لئے مکان تجویز کریں۔ تو اس میں بھی چاروں طرف دیواروں کے قائمقام تاریں لگا دیتے ہیں۔ لیکن

دین کے معاملہ میں

اگر کوئی مسئلہ بھی انہیں معلوم ہو۔ تو سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ہماری ساری ضرورتیں اس ایک مسئلہ سے ہی پوری ہو جائینگی۔ گویا وہ چیز جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اور سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ اور سب سے زیادہ قیمتی ہے۔ لوگ اس کے لئے سب سے زیادہ کمزور۔ سب سے زیادہ بیہودہ اور

سب سے زیادہ ناقص گھروندا

تیار کرتے ہیں۔ اور پھر آرام سے بیٹھ جاتے ہیں کہ ہم نے اپنی آخرت سنوار لی۔ لیکن لوگوں کی اس بے وقوفی اور نادانی سے آخرت بھلا کیونکر سنور سکتی ہے۔ اگر کبوتر بلّی کے حملہ کے وقت اپنی آنکھیں بند کرے۔ تو بلّی کا حملہ کمزور نہیں پڑ جاتا۔ اور وہ موت سے بچ نہیں سکتا۔ بلکہ کبوتر کے آنکھیں بند کرنے میں بلّی کا ہی فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ دین اور روح کے لئے اس قسم کا

غیر محفوظ گھر

تیار کر کے سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ہم نے مضبوط قلعہ تیار کر لیا۔ انہی کا نقصان ہوتا ہے۔ اور شیطان جب چاہتا ہے۔ اور جہاں سے چاہتا ہے۔ حملہ کر دیتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں نادان ایسے ہیں۔ کہ جب وہ بیعت کرتے ہیں۔ تو سمجھ لیتے ہیں۔ کہ گویا انہوں نے اللہ تعالےٰ پر بہت بڑا احسان کیا ہے کئی ایسے ہوتے ہیں۔ جو بیعت کے بعد نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ہم نے بڑی تیس مار خانی کی ہے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جو نماز کے بعد چندہ بھی دینا شروع کر دیتے ہیں۔ اور سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اس سے زیادہ انہیں کسی اور بات کی ضرورت نہیں۔ اور باقی وقت اور باقی روپیہ

اپنی ضروریات کے لئے خرچ

کرتے ہیں۔ اور دن رات اپنے دنیوی مشاغل میں مصروف رہتے ہیں۔ حالانکہ دین نہ بیعت کے بعد نماز پڑھنے کا نام ہے۔ اور نہ دین بیعت کے بعد چندہ دینے کا نام ہے۔ بلکہ

دین تو پُل صراط کا نام ہے

کہیں قرآن مجید اور حدیث سے معلوم نہیں ہوتا۔ کہ صرف نماز پڑھنے سے جنّت مل جائے گی۔ یا صرف چندہ دینے سے لوگ جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔ یا صرف روزے رکھنے سے اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو جنّت میں داخل کر دے گا۔ قرآن مجید سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر شخص تقوےٰ اللہ سے

جنّت میں داخل

ہوگا۔ اور یہ ممکن نہیں۔ کہ کسی شخص کے اندر تقوےٰ ہو۔ اور وہ نماز نہ پڑھتا ہو۔ یہ ممکن نہیں۔ کہ کسی شخص کے اندر تقوےٰ ہو۔ اور وہ روزہ نہ رکھتا ہو۔ یہ ممکن نہیں کہ کسی شخص کے اندر تقوےٰ ہو۔ اور وہ باوجود استطاعت رکھنے کے حج نہ کرے۔ یہ ممکن نہیں کہ کسی شخص کے اندر تقوےٰ ہو۔ اور وہ زکوٰۃ نہ دے۔ یہ ممکن نہیں کہ کسی شخص کے اندر تقوےٰ ہو۔ اور وہ

دین کی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت

کو پورا کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ لیکن یہ ممکن ہے۔ کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہو مگر اس کے اندر تقوےٰ نہ ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ حج تو کرے۔ لیکن اس کے اندر تقوےٰ نہ ہو۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ وہ زکوٰۃ دے۔ لیکن اس کے اندر تقوےٰ نہ ہو۔ یہ ممکن ہے کہ ایک شخص دہریہ ہو۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام ... شائع کیا

... کے اندر اچھے اخلاق موجود ہوں۔

بہت سے دہریہ

ایسے ہیں جو سچ بولتے ہیں اور فریب۔ دغا اور ظلم کو بُرا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ تقویٰ کے نام سے بھی آشنا نہیں ہوتے لیکن ایک شخص کے اندر یہ ساری باتیں بغیر تقویٰ کے ہو سکتی ہیں۔ ایک بچہ جس کے والدین سچ بولتے ہیں وہ بھی ان کے پاس رہنے کی وجہ سے سچ کا عادی ہو جاتا ہے۔ لیکن جب وہ کالجئیٹ بنتا ہے۔ تو کالج کی تعلیم کے اثر سے وہ دہریہ بن جاتا ہے۔ اب اس کے اندر تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کا خوف بھی نہیں۔ لیکن اسے جھوٹ بولنے کی عادت بھی نہیں۔ ہزاروں دہریہ ایسے ہیں۔ جو سچ بولتے ہیں دیانت دار ہوتے ہیں۔ ہمسایہ کی خدمت کرتے ہیں۔ لوگوں سے خوش خلقی سے پیش آتے ہیں۔ حالانکہ ان میں تقویٰ نہیں ہوتا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو مانتا ہی نہیں۔ اس کے متعلق ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ متقی ہونے کی وجہ سے ان اخلاق پر کاربند ہے۔ کیونکہ تقویٰ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا نام ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کو رسمی طور پر مانتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ دوسری نیکیاں بھی بجا لاتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ویلٌ لِلْمُصَلِّین۔ کہ نماز پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ حالانکہ نماز تو وہی ہے۔ جو دوسرے لوگوں کو جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ لیکن تقویٰ نہ ہونے کی وجہ سے ان کے لئے لعنت بن گئی جیسا کہ ایک انسان روزے رکھتا ہے۔ لیکن متقی نہ ہونے کی وجہ سے وہ روزہ فاقہ کہلاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے شخص کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ وہ بھوکا پیاسا بیشک رہا۔ لیکن اس نے روزہ نہیں رکھا۔ بلکہ فاقہ کیا۔ گو ظاہری طور پر اس کا روزہ ہی تھا۔ لیکن تقویٰ نہ ہونے کی وجہ سے وہ

روزہ فاقہ بن گیا

اسی طرح حج کرنے والے کے دل میں اگر حاجی کہلانے کی خواہش ہو۔ تو باوجود اس کے حج کرنے کے اسے حج کا کوئی ثواب نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ آج کل جو سب سے زیادہ شقی القلب ہو وہ حاجی ہوگا۔ اور اسکی ایک مثال بھی سنایا کرتے تھے کہ ایک بوڑھی عورت جو آنکھوں سے اندھی تھی ریل کے کسی سٹیشن پر اتری اس کے پاس تھوڑا سا اسباب تھا۔ گاڑی سے اتر کر وہ سٹیشن پر بیٹھ گئی۔ اور تھوڑا بہت اسباب جو اس کے پاس تھا۔ جمع کیا تاکہ لیٹ کر آرام کرے۔ اس نے چیزیں جمع کیں۔ تو اس کو معلوم ہوا کہ کوئی اسکی چادر اڑا لے گیا ہے اس نے بڑے آرام سے اور بغیر کسی تکلف کے کہا

بھائیا حاجیا

میرے پاس تے ایہی چادر سی۔ مَیں تے پالے نال مرجاں گی مینوں میری چادر دے دے یعنی اے بھائی حاجی میرے پاس تو یہی چادر ہے۔ اگر تم نے یہ چادر مجھے نہ دی تو میں سردی سے مرجاؤنگی۔ مہربانی کر کے مجھے میری چادر دیدو ابھی وہ یہ کہہ رہی تھی۔ کہ پاس سے ہی کسی شخص نے اسے فوراً چادر دے دی اور کہا لے اپنی چادر۔ لیکن تو مجھے یہ بتا کہ تجھے یہ کس طرح معلوم ہوا کہ مَیں حاجی ہوں۔ تجھے نظر تو آتا نہیں (پہلے یہ رواج تھا کہ حاجی اکثر نیلا کرتہ پہنتے تھے۔ اور دیکھنے والا سمجھ جاتا تھا کہ یہ شخص حاجی ہے) اس بوڑھی عورت نے جواب دیا۔ کہ ایہو جیہے کم حاجی ہی کر دے نے یعنی ایسے کام حاجی ہی کیا کرتے ہیں۔ تو اس عورت نے لمبے تجربہ کے بعد یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ

سب سے زیادہ شقی القلب

وہی ہوتا ہے۔ جو حاجی ہو۔ گو تمام حاجی ایک جیسے نہیں ہوتے۔ لیکن وہ لوگ جو اس نیت سے حج کرتے ہیں۔ کہ دُنیا انہیں حاجی کے نام سے پکارے اور حاجی ہونے کی وجہ سے ان کی عزت کی جائے وہ اکثر شقی القلب ہوتے ہیں۔ اور بہت حد تک ذمہ داری ان نام کے حاجیوں کی ان لوگوں پر ہے۔ جو ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور اُنہیں حاجی کے نام سے پکارتے ہیں۔ اسی خواہش کی وجہ سے اکثر لوگ حج کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حاجی تھے۔ آپؐ کے صحابہؓ حاجی تھے۔ مگر کیا کبھی کسی نے حدیث میں پڑھا ہے۔

کہ حاجی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا حاجی ابو بکرؓ یا حاجی عمرؓ یا حاجی عثمانؓ یا حاجی علیؓ یا حاجی طلحہؓ یا حاجی زبیرؓ یا حاجی حسنؓ یا حاجی حسینؓ۔ حالانکہ ان سب لوگوں نے حج کیا ہوا تھا۔ کیا لوگوں میں سے کسی نے کبھی ان کو حاجی کہا ہے۔ لیکن اب لوگوں نے حاجی ایک عزت کا نام سمجھ لیا ہے۔ اور اسی جھوٹی عزت کے لالچ اور حرص کے ماتحت حج کرنے جاتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ انسان کا جسم لاکھ طواف کرے۔

جب تک دل طواف نہیں کرتا

اس وقت تک ظاہری طواف انسان کو روحانی طور پر کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔ جب میں حج کے لئے گیا۔ تو میں نے دیکھا کہ جب لوگ عرفہ کی طرف جا رہے تھے۔ ایک ہندوستانی نوجوان اُردو کے نہایت گندے عشقیہ اشعار پڑھتا جا رہا تھا۔ ایسے حج سے اسے کیا روحانی طور پر فائدہ پہنچ سکتا تھا۔ پس یہ ہو سکتا ہے۔ کہ حاجی ہو۔ مگر اس کے اندر تقویٰ نہ ہو۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ متقی ہو اور حج نہ کرے یہ اور بات ہے۔ کہ ایک متقی کے پاس اس قدر مال نہ ہو کہ وہ حج کر سکے۔ یا مال تو اس کے پاس ہے۔ مگر اس کی صحت سفر کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ یا بعض اور موانع ہوں جن کی موجودگی میں وہ حج کرنے کے لئے نہ جا سکتا ہو۔ مگر یہ ہو نہیں سکتا کہ اس کے حالات اس کے موافق ہوں اور کوئی مانع نہ ہو تو وہ حج نہ کرے۔ پس

جس شخص میں تقوی اللہ موجود ہے

یہ ممکن نہیں کہ اس پر حج فرض ہو اور وہ حج نہ کرے یا اس پر زکوٰۃ فرض ہو اور وہ زکوٰۃ نہ دے۔ تقویٰ کے ساتھ یہ سب چیزیں لازم ہیں۔ غرض یہ ایک نادانی ہوتی ہے۔ کہ تھوڑا سا کام کر کے انسان سمجھ لے کہ مَیں نے جو کچھ کر لیا ہے وہ میری آخرت کے لئے کافی ہے۔ کافی وافی کچھ بھی

نہیں ہوتا۔ ہر ضرورت جو دین کو پیش آتی ہے۔ جو شخص اس کے پورا کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اور ہر قسم کی قربانی پیش کرتا ہے۔ وہی اسوقت ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ اور جو شخص

ضرورت کے وقت روگردانی

کرتا ہے وہ باقی نیکیوں کو بھی کھو بیٹھتا ہے۔ اگر دین کو سو باتوں کی ضرورت ہے۔ اور ایک شخص ننانوے کام کر لیتا ہے۔ مگر ایک کام جس کی اس وقت دین کو ضرورت ہے۔ نہیں کرتا تو اسکے وہ ننانوے کام جو اس نے کئے وہ بھی رائیگاں چلے جائینگے۔ اگر وہ ننانوے کام کریگا مگر سواں کام نہیں کرتا اور یہ سواں کام ایسا ہے۔ جس کے بغیر دین زندہ نہیں رہ سکتا تو اس کے ننانوے کام لغو اور فضول ہونگے۔

پچھلے جمعوں میں مَیں نے

فوج سے فارغ ہو کر آنے والوں کو

زندگیاں تجارت کے لئے وقف کرنے کی تحریک کی تھی۔ آج میں ایک اور مضمون شروع کرنا چاہتا ہوں۔

میرا تجربہ ہے۔ اور میں نے اکثر دیکھا ہے۔ کہ جن لوگوں نے دنیوی تعلیم حاصل کی ہوتی ہے۔ وہ عام طور پر دینی امور میں بھی بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ کیونکہ تعلیم کی وجہ سے ان کے

افکار میں تنوع

پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ہر ایک بات کو وہ بنظر غائر دیکھتے ہیں۔ جو شخص پڑھا لکھا ہو۔ وہ بوجہ سلسلہ کی کتب پڑھنے کے اور اخبار کے مطالعہ کے دینی معلومات زیادہ رکھتا ہے۔ اسے آسانی سے قرآن مجید پڑھنے اور نئے نئے سوالوں کا جواب سوچنے کا موقع مل سکتا ہے اور پڑھے لکھے لوگ عام طور پر دین میں زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ پھر دنیوی لحاظ سے قومی ترقی بھی تعلیم سے وابستہ ہے۔ ملک کے تمام کام۔ سیاست کے تمام کام۔ قوم کے تمام کام۔ تعلیم سے وابستہ ہیں۔ درحقیقت

ہر قسم کی ترقی علم سے وابستہ ہے

جیسی ہماری زمین ہے۔ ویسی انگلستان جرمنی۔ امریکہ

احمدیہ دار التبلیغ لیگوس مشن کے چندہ کی فہرست

"تراجم قرآن پاک" کے وعدوں کے پورا کرنے کا آخری وقت ۳۱ر اکتوبر ۴۵ء ہے۔ کیا آپ اس فرض سے سبکدوش ہو چکے؟ اگر نہیں تو فوری توجہ فرمائیں۔ احمدیہ دار التبلیغ لیگوس مشن کا مقررہ چندہ پورا کرنے کے لئے بعض احباب بذریعہ تار اور تار بھی ایکسپریس کے ذریعہ بھیج رہے ہیں۔ اور مقررہ رقم سے دگنے سے بھی زیادہ۔ کوشش کی جائیگی کہ لیگوس مشن کا چندہ بھیجنے والوں کی فہرست نومبر ۴۵ء کے پہلے عشرہ میں شائع کردی جائے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور دیگر ممالک کی زمین ہے۔ لیکن جس رنگ میں وہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ہم نہیں اٹھاتے اور نہ ہی فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان ممالک کا زمیندار نہایت آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ لیکن

ہمارا زمیندار

سوکھی روٹی کھاتا ہے۔ اور نہایت تنگی سے دن بسر کرتا ہے۔ اگر اس کے پاس کرتہ ہے تو تہ بند نہیں۔ اگر تہ بند ہے تو کرتہ نہیں کچھ عرصہ ہوا میں نے ایک کتاب پڑھی۔ جس میں مصنف نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ انگلستان میں پانچ ایکڑ زمین پر تین خاندان تین سال تک گزارہ کرتے رہے۔ اور پھر تین سال کے بعد ہر ایک کے حصے میں پانچ چھ سو پونڈ آئے

پانچ ایکڑ زمین پر تین خاندانوں کا گزارہ

کرنا اور پھر اتنی رقم کا بچ جانا بڑے تعجب کی بات ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ تین نوجوانوں نے زراعت کے لئے پانچ ایکڑ زمین ٹھیکے پر لی۔ انہوں نے تین سال تک اس زمین میں کاشتکاری کا کام کیا۔ اس دوران میں وہ اپنے خاندانوں کا گزارہ بھی اسی سے کرتے رہے۔ تین سال کے بعد جب انہوں نے حساب کیا۔ تو ان میں سے ہر ایک کے حصہ میں پانچ چھ سو پونڈ یعنی سات آٹھ ہزار روپیہ علاوہ کھانے اور گزارہ کے آیا۔ لیکن ہمارے ملک میں پانچ ایکڑ والا زمیندار معمولی کھانے پینے کا گزارہ بھی مشکل سے چلاتا ہے۔ تین خاندانوں کا پانچ ایکڑ زمین پر گزارہ کرنا اور پھر ان میں سے ہر ایک کا پانچ چھ سو پونڈ کا حصہ دار ہونا صرف اس وجہ سے تھا۔ کہ کام کرنے والے نوجوان تعلیم یافتہ تھے۔ پس تعلیم انسان کی ہر رنگ میں درستی کرتی ہے۔

ہماری جماعت کا اکثر حصہ زمیندار ہے

میں غیر ملکوں سے ہو کر آنے والے دوستوں سے ان ملکوں کے زمینداروں کے متعلق اکثر پوچھتا رہتا ہوں۔ کہ ان ملکوں کے زمینداروں اور ہمارے ملک کے زمینداروں میں کیا فرق ہے۔ ان سے حالات سننے کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ کہ نہایت چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ جن کا وہ لوگ خیال رکھتے۔ اور نہایت معمولی معمولی چیزوں سے

بہت بڑا فائدہ

حاصل کرتے ہیں لیکن ہمارا زمیندار ان باتوں کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ان سے دسواں یا بیسواں بلکہ سواں حصہ اپنی زمین سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے جوانی سے ہی

ہر قسم کے علموں کے مطالعہ کا شوق

رہا ہے۔ ایک دفعہ مجھے ایک انگریزی زبان کی کتاب کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا۔ جو مرغی خانہ کے متعلق تھی۔ یہ کتاب کئی جلدوں میں تھی۔ اور تین سو روپیہ میں آئی۔ جب میں نے اسے پڑھنا شروع کیا۔ تو ابتدائی چند سو صفحات میں صرف اس بات پر زور دیا گیا تھا۔ کہ مرغی خانہ میں مرغیوں کے پانی پینے کا کٹورا فلاں جگہ رکھا جائے۔ فلاں جگہ گھاس رکھی جائے۔ میں حیران تھا۔ کہ اتنا روپیہ خرچ کیا ہے۔ لیکن اس کتاب میں کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں۔ جس سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ میں نے اس کتاب کو پھر آگے پڑھنا شروع کیا۔ تو اس نے آگے جا کر لکھا تھا۔ کہ مرغی خانہ سے ہر آدمی کو نقصان ہی ہوتا ہے خواہ وہ کسی ملک میں مرغی خانہ کھولے لیکن میں نے جو باتیں اس کتاب میں بیان کی ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے ضرور فائدہ ہوگا۔ پانی کے کٹورے ایسے طور پر رکھے جائیں۔ کہ ان میں پانی ڈالنے کے لئے زیادہ وقت کی ضرورت نہ ہو۔ مرغیوں کی نگرانی ایسے طور پر کی جائے کہ تھوڑے آدمیوں کی ضرورت ہو۔ اس ساری بحث کے بعد وہ لکھتا ہے۔ کہ

مرغی خانے کا سارا فائدہ

مرغیوں کے پروں اور ان کی بیٹھوں میں ہے مرغی جو انڈا دیتی ہے وہ خود ہی کھا جاتی ہے۔ اور جو چوزے نکالتی ہے۔ وہ بھی خود ہی کھا جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ ان کی قیمت انہیں پر خرچ ہو جاتی ہے۔ لیکن مرغی کے

جھڑے ہوئے پر اور بیٹھیں

ہیں۔ جو نفع کا موجب بنتی ہیں۔ لیکن ہمارے کتنے زمیندار ہیں جو مرغی کے پروں یا بیٹھوں کو کام کی چیز سمجھتے ہیں۔ حالانکہ مرغی کی بیٹھ اعلےٰ قسم کی کھاد ہوتی ہے۔ اور اس کے پروں سے بہت سی خوشنما چیزیں تیار ہوتی ہیں لیکن ہمارے زمیندار کو اس بات کا علم ہی نہیں کہ مرغی کی بیٹھ ایک اعلےٰ قسم کی کھاد ہے۔ یا مرغی کے پر بھی کسی استعمال میں آتے ہیں۔ اگر اسے علم ہو جائے۔ تو وہ انہیں سنبھال کر رکھے۔ ایسی چھوٹی چھوٹی چیزوں کا خیال رکھنے سے آمدنی بہت بڑھ سکتی ہے۔ پس دوسرے ملکوں کی آمدنی زیادہ ہونے کی وجہ یہی ہے۔ کہ ان کی تعلیم اور ہماری تعلیم میں بہت بڑا فرق ہے۔ چونکہ دوسرے ملکوں کے لوگ عام طور پر اقتصادیات کا علم اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس لئے بہت چھوٹی چھوٹی چیزوں سے نفع حاصل کر لیتے ہیں۔ مثلاً یہی پروں اور بیٹھوں کے متعلق جیسا کہ اس کتاب کے مصنف نے لکھا ہے بہت کچھ نفع اٹھایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح دوسرے ملکوں کے لوگ جو کام بھی کرتے ہیں۔ اس سے بہت عمدہ گزارہ کی صورت نکال لیتے ہیں۔ مگر ہمارے ملک کے لوگ

علم کی کمی کی وجہ سے

اکثر کاموں میں ناکامی کا مونہہ دیکھتے ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ جو کام کیا جاتا ہے وہ علم کے ماتحت نہیں۔ بلکہ پہلے رواج کے ماتحت کیا جاتا ہے جس طرح پہلے لوگوں نے کیا۔ اسی طرح بعد میں آنے والے اس کو کرتے جا رہے ہیں۔ کوئی ترمیم اس میں نہیں کی جاتی۔ مثلاً

پنجاب کا زمیندار

عام طور پر ضرورت سے زائد جانور نہیں پالتا۔ اور زراعت کا کام زیادہ کرتا ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر سندھی زمیندار جانور زیادہ پالتا ہے۔ اور زراعت کی طرف کم توجہ کرتا ہے۔ ایک پنجابی جب سندھ میں جاتا ہے۔ تو اس کا سندھی کاشتکار کے ساتھ ٹکراؤ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ زمین خالی پڑی ہے۔ اور اس نے پندرہ بیس یا پچیس تیس گائیں رکھی ہوئی ہیں۔ اور سارا دن ان کو چارہ وغیرہ کھلانے میں گزار دیتا ہے۔ زمین کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ پنجابی زمیندار اس طریق کو اپنے لئے مضر سمجھتا ہے لیکن اگر ہمارے ملک میں تعلیم بڑھ جائے۔ تو یہ ساری دقتیں آپ ہی آپ دور ہو جائیں کل کے اخبار میں میں نے

ایک امریکن شخص کا مضمون

پڑھا ہے وہ ہندوستان کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ ہندوستانی جن گڈوں کے ذریعہ کام کرتے اگر ان کو چھوڑ دیں۔ اور ہلکی قسم کے گڈے استعمال کریں۔ تو ان کی مالی حالت بہت حد تک درست ہو سکتی ہے۔ جو گڈے آجکل ہیں۔ وہ بہت پرانی طرز کے ہیں۔ اور بہت بوجھل ہیں۔ ان میں جانوروں کو بہت زیادہ طاقت صرف کرنی پڑتی ہے۔ اور وہ آہستہ آہستہ چلتے ہیں۔ وقت بہت صرف ہوتا ہے۔ اگر

ہلکی قسم کے گڈے

ہندوستانی لوگ استعمال کریں۔ تو بہت زیادہ فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر گڈے ہلکے ہوں۔ تو ان میں ایک بیل بھی کام دے سکتا ہے۔ اور وقت بھی تھوڑا صرف ہو۔ جب میں نے اس مضمون کو پڑھنا شروع کیا۔ تو پہلے میں نے اسے غیر معقول خیال کیا۔ لیکن جوں جوں پڑھتا گیا۔ میرا دل مانتا گیا۔ کہ اگر ہندوستانی لوگ اس طرف توجہ کریں تو بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ہمارے ملک کا پرانا گڈا

جس کو دو بیل بڑی مشکل سے کھینچتے ہیں۔ اور سارے دن میں ایک دفعہ ایک جگہ سے دوسری جگہ بوجھ لے جاتے ہیں۔ اگر ہلکا ہو۔ تو خواہ دو دفعہ بھی اس بوجھ کو لے جانے۔ پھر بھی آسانی سے اور آدھے وقت میں وہ بوجھ لے جائیگا۔ غرض بہت چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ آجکل ضروریات زندگی کو عمدہ طور پر پورا کرنا علم کے بغیر ممکن نہیں رہا۔ میں اپنی جماعت کے متعلق دیکھتا ہوں کہ

جماعت کی ابتدائی تعلیم

تو اچھی ہے۔ اور اکثر لوگ سلسلہ کی کتب پڑھنے کے لئے اردو سیکھ لیتے ہیں۔ جتنی تعداد ہماری جماعت میں لکھے پڑھے لوگوں کی ہے۔ وہ دوسری اقوام میں نہیں پائی جاتی۔ دوسری قومیں تو تعلیم میں بہت ہی پیچھے ہیں۔ ہندوؤں میں بھی اتنی تعداد پڑھے لکھے لوگوں کی نہیں جتنی ہم میں ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں۔ کہ تعلیم کو اس سے بھی زیادہ بڑھایا جائے۔ اور بلحاظ تعلیم کے پھیلاؤ کے اس حد کو اپنے لئے کافی نہ سمجھا جائے۔ چونکہ پرائمری تک کوئی خرچ وغیرہ نہیں ہوتا۔ اس لئے زمیندار لوگ اپنے بچوں کو پرائمری تک پڑھا لیتے ہیں۔ اور پھر ان کی تعلیم بند کر دیتے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میں چاہتا ہوں

کہ پہلے جو اپنے بچوں کو پرائمری تک تعلیم دلواتے ہیں۔ وہ کم از کم مڈل تک اور جو مڈل تک تعلیم دلوا سکتے ہیں وہ کم از کم انٹرنس تک اور جو انٹرنس تک پڑھا سکتے ہیں وہ اپنے لڑکوں کو کالج میں تعلیم دلوائیں۔ اور انہیں

کم از کم بی۔ اے

کرائیں۔ چونکہ ہم تبلیغی جماعت ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے لازمی ہے۔ کہ ہم سوفیصدی تعلیم یافتہ ہوں۔ اور اگر کوئی قوم سوفیصدی تعلیم یافتہ ہونا چاہے۔ تو اس کے لئے لازمی ہے۔ کہ اس کی کل تعداد کا چھ فیصدی ہر وقت سکولوں اور کالجوں میں ہو۔ اس وقت

پنجاب میں ہماری تعداد اڑھائی لاکھ

کے قریب ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ پنجاب میں پندرہ ہزار لڑکا ہمارا ہائی سکولوں تک جانا چاہیئے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ پندرہ بیس سال کے اندر اندر تمام جماعت تعلیم یافتہ ہو جائے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ

ہر سال ہمارے ڈیڑھ دو ہزار لڑکے

میٹرک پاس کریں۔ لیکن موجودہ حالت یہ ہے۔ کہ مشکل سے سو ڈیڑھ سو لڑکے ہر سال میٹرک پاس کرتے ہیں۔ اگر یہی رفتار رہے۔ جو اس وقت ہے۔ تو پھر پندرہ سال کے بعد ہم بجائے سوفیصدی تعلیم یافتہ ہونے کے دس فیصدی تعلیم یافتہ ہوں گے جو ایک افسوسناک بات ہے۔ اور یہ تعداد ایسی نہیں۔ کہ اس پر خوشی کا اظہار کیا جا سکے بلکہ ایسی چیز ہے۔ کہ اس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ پندرہ بیس سال کے بعد

ہمارا ہر فرد تعلیم یافتہ ہو

بلکہ اچھا تعلیم یافتہ ہو۔ اگر ہر سال ڈیڑھ دو ہزار طالب علم انٹرنس پاس کریں اور ان میں سے اکثر حصہ کالجوں میں داخل ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ چار سال کے بعد جماعت کو ایک ہزار بی۔ اے پاس نوجوان مل جائیگے۔ اگر اس معیار پر جو میں نے پیش کیا ہے۔ جماعت پورا اترنے کی کوشش کرے۔ اور جو سکیم میں نے پیش کی ہے۔ اس پر عمل کرنے لگ جائے تو کوئی قوم ایسی نہیں جو کسی رنگ میں بھی ہمارے مقابل پر آسکے۔ اگر جماعت کوشش کرے۔ تو یہ بات کوئی مشکل نہیں۔ کیونکہ کسی قوم کی تنظیم ایسی نہیں جیسی ہماری جماعت کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو وہ مقام عطا کیا ہے کہ دوسری جماعتوں کو حاصل نہیں۔ اس لئے اگر جماعت اس بات کی طرف توجہ کرے تو وہ اس سکیم پر آسانی سے عمل پیرا ہو سکتی ہے۔ آپ لوگوں نے

خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت

کی ہے۔ کیونکہ خلفاء تو ایک واسطہ ہیں اصل بیعت خدا تعالیٰ کی ہی ہوتی ہے۔ اس لئے آپ کا فرض ہے۔ کہ باقی دنیا کو بھی خدا تعالےٰ کے ہاتھ پر جمع کریں۔ اور یہ کام سوائے تعلیم کے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ لوگوں کی دینی اصلاح کے لئے اپنی دنیوی اصلاح کرنی ضروری ہوتی ہے۔ اور دینی اصلاح کے لئے دنیوی سامانوں کا استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس سے پیشتر بہت سے دوستوں نے مجھے اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ میں کوئی ایسی

تعلیمی سکیم

تیار کروں۔ لیکن میں نے عمداً ایسی سکیم کے اعلان کرنے سے گریز کیا۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا۔ کہ اگر جماعت کو اس مقام پر لایا گیا۔ تو بجائے دین میں ترقی کے تنزل کی صورت ہوگی۔ کیونکہ ہمارے نوجوان۔ آریوں۔ سکھوں یا عیسائیوں کے کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے تو بجائے دینی حالت کی اصلاح کے ان کی دینی حالت خراب ہونے کا اندیشہ تھا۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے

ہمارا اپنا کالج کھل گیا ہے

جہاں طلباء کو ہر قسم کی سہولت میسر آسکتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کی دینی حالت کی بھی بہت اصلاح ہو سکتی ہے۔ اب ضرورت ہے اس بات کی۔ کہ کالج میں کثرت سے طلباء آئیں۔ اگر کالج میں پروفیسروں کی کمی ہو تو ان کی تعداد بڑھائی جا سکتی ہے۔ خالصہ کالج میں اس وقت تیرہ سو کے قریب لڑکے پڑھتے ہیں۔ اگر یہاں بھی اتنی تعداد ہو جائے تو باہر کے کالجوں کے لڑکوں کی اصلاح بہت آسانی سے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ

کند ہم جنس باہم جنس پرواز

کالج کے لڑکے کالج کے لڑکوں سے بہت حد تک اثر قبول کرتے ہیں۔ اگر تمام طالب علم قادیان میں کالج کی تعلیم کے لئے نہ آسکیں تو

لاہور میں پڑھنے والوں کے لئے احمدیہ ہوسٹل

کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ اور سو دو سو جتنی بھی ضرورت ہو۔ احمدیہ ہوسٹل میں ان کے لئے انتظام کیا جا سکتا ہے۔ اور ان کو اپنی نگرانی میں رکھا جا سکتا ہے۔ جب ہوسٹل کے لڑکے دوسرے کالجوں کے لڑکوں سے ملینگے۔ تو غیر احمدی لڑکے ضرور ان سے متاثر ہوں گے۔ اگر ایک ان پڑھ باپ اپنے لڑکے کو جو کالج میں پڑھتا ہے۔ نماز کی تلقین کرے تو اس پر اثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ خیال کرتا ہے۔ کہ میرا باپ تو ان پڑھ ہے۔ اس کو کیا علم ہے۔ کہ نماز پڑھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ یا نقصان۔ لیکن جب ایک ایم۔ اے کا طالب علم بی۔ اے کے طالب علم کو نصیحت کرے۔ کہ نماز پڑھا کرو۔ تو وہ ضرور اس بات کی طرف توجہ کرے گا۔ کیونکہ وہ اسے تعلیم میں اپنے سے زیادہ قابل سمجھتا ہے۔ اور وہ سمجھے گا۔ کہ یہ شخص جو مجھ سے زیادہ قابل ہے۔ زیادہ عقلمند ہے۔ یہ نماز پڑھتا ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ واقعی نماز میں کوئی خوبی ہے۔ جب تک ہمارا اپنا کالج نہ تھا۔ اس وقت تک اس سکیم کا موقع نہ تھا۔ مگر اب موقع آچکا ہے۔ اور دوستوں کا فرض ہے۔ کہ وہ

زیادہ سے زیادہ طالب علم

تعلیم الاسلام کالج میں پڑھنے کے لئے بھیجیں اگر زیادہ تعداد میں طالب علم پڑھنے کے لئے نہ آئیں۔ تو وہ غرض جس کے لئے کالج کھولا گیا تھا۔ پوری نہیں ہو سکتی۔ اور کالج کا کھولنا بالکل بے فائدہ اور عبث ہو جاتا ہے۔ اس لئے اب ضرورت ہے اس بات کی۔ کہ زیادہ سے زیادہ طالب علم ہمارے ہائی سکولوں میں تعلیم حاصل کریں۔ اور اس کے بعد کالج میں داخل ہوں۔ اس کے لئے میں

صدر انجمن کو ہدایت

کرتا ہوں۔ کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم و تربیت کو ایک دو انسپکٹر دے۔ جو سارے پنجاب کا دورہ کریں۔ اور جو اضلاع پنجاب کے ساتھ دوسرے صوبوں کے ملتے ہیں۔ اور ان میں احمدی کثرت سے ہوں۔ ان کا بھی دورہ ساتھ ہی کرتے چلے جائیں۔ یہ انسپکٹر ہر ایک گاؤں اور ہر ایک شہر میں جائیں اور لسٹیں تیار کریں۔ کہ ہر جماعت میں کتنے لڑکے ہیں۔ انکی عمریں کیا ہیں۔ ان میں کتنے پڑھتے ہیں اور کتنے نہیں پڑھتے۔ جو نہیں پڑھتے ان کے والدین کو تحریک کی جائے کہ وہ انہیں تعلیم دلوائیں اور کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ لڑکے ہائی سکولوں میں تعلیم حاصل کریں۔ اور ہائی سکولوں سے پاس ہونے والے لڑکوں میں سے جن کے والدین استطاعت رکھتے ہوں۔ انکو تحریک کی جائے۔ کہ وہ اپنے بچے تعلیم الاسلام کالج میں پڑھنے کیلئے بھیجیں اگر جماعت ابھی سے اس پر عمل کرنا شروع کر دے تو وہ چار پانچ سال کے اندر اندر بہت اعلےٰ طور پر تعلیم میں منظم ہو سکتی ہے۔ ہماری جماعت اسوقت تقریبًا پندرہ فیصدی تعلیم یافتہ ہے۔ لیکن ہمارے لئے لازمی ہے۔ ہمارے

تمام احمدی سوفیصدی تعلیم یافتہ ہوں

لیکن جیسا کہ میں بتا چکا ہوں موجودہ رفتار سے آئندہ دس، بارہ سال میں دس فیصدی اور ترقی کی جا سکتی ہے۔

گو اس وجہ سے ہم سوفیصدی تعلیم یافتہ نہیں ہو سکتے کہ ہماری تعداد مقرر اور معین نہیں۔ بلکہ ہر سال بڑھتی رہتی ہے۔ جن قوموں کی تعداد معین اور مقرر ہو۔ وہ سوفیصدی تعلیم یافتہ ہو سکتی ہیں لیکن جس جماعت کے اندر ہر سال نئے آدمی شامل ہوتے رہیں وہ سوفیصدی تعلیم یافتہ نہیں ہو سکتی۔ فرض کرو کہ پندرہ سال کے اندر ہم اپنے تمام بچوں کو تعلیم یافتہ بنا دیتے ہیں۔ اور انہیں ایسے مقام پر پہنچا دیتے ہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ ہمارے بچے سوفیصدی تعلیم یافتہ ہیں۔ لیکن اس پندرہ سال کے عرصہ میں پندرہ بیس لاکھ یا اس سے کم و بیش جو لوگ احمدی ہونگے وہ غیر احمدیوں سے آئینگے اور ضروری نہیں کہ وہ سب کے سب تعلیم یافتہ ہوں۔ اسلئے جب وہ آئینگے تو وہ ہماری سوفیصدی کو باطل کر دینگے۔ اور اس سوفیصدی کو پچاس یا ساٹھ یا ستر یا اسّی فیصدی بنا دینگے۔ بہر حال ہمارا فرض ہے کہ جو شامل ہو چکے ہیں۔ انکو سوفیصدی تعلیم یافتہ بنانے کی کوشش کریں۔ ہمارا ہر ایک بچہ زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرے۔ اگر ہم اس سکیم میں کامیاب ہو جائیں تو ہم تجارت میں سب سے زیادہ کامیاب ہونگے صنعت و حرفت میں سب سے زیادہ کامیاب ہونگے۔ ملازمتوں کے لحاظ سے

210

سب سے زیادہ کامیاب ہونگے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اگر ہمارے نوجوان پیشوں کو اختیار کرینگے تو سب سے زیادہ کامیاب کاریگر ہوں گے۔ اگر تجارت کرینگے۔ تو سب سے اعلیٰ تاجر ہوں گے۔ بے شک تمام نوجوانوں کو ملازمتیں نہیں مل سکتی ہیں۔ لیکن اگر تعلیم یافتہ نوجوان فٹر کا کام بھی کریں گے۔ تو وہ دوسرے تمام کاریگروں سے بڑھ جائینگے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہوزری کی کامیابی میں بابو اکبر علی صاحب کا بہت کچھ دخل تھا۔ کیونکہ وہ سرکاری کارخانوں میں کام کر چکے تھے اور لوہاروں اور ترکھانوں کے کام سے خوب واقف تھے۔ اور ان کی انگریزی تعلیم کافی تھی۔ اگر انہیں کسی معاملہ میں دقت پیش آتی۔ تو وہ انگریزی کتابوں کا مطالعہ کر لیتے تھے۔ اور اس دقت کو حل کر لیتے تھے۔ غرض دستی کام کے ساتھ اگر علم مل جائے۔ تو وہ

سونے پر سہاگہ کا کام

دیتا ہے۔ اگر ایک نوجوان اچھا تعلیم یافتہ ہے۔ تو وہ جرمن زبان سیکھ سکتا ہے۔ یا فرانسیسی زبان سیکھ سکتا ہے۔ اور ان ملکوں کی کتابوں سے دستکاری کے بہت سے طریقے جو ہمارے ملک میں رائج نہیں ہیں۔ ان کو رائج کر سکتا ہے۔ یا سائنس کی کتابوں سے اپنے فن میں بہت کچھ مدد لے سکتا ہے۔ اسی طرح

زمینداروں کو اعلیٰ تعلیم

دلائی جائے۔ تاکہ وہ غیر ملکوں کے زراعت کے اصول کے متعلق علم حاصل کر سکیں۔ ابھی تک ہندوستان میں گورنمنٹ کی طرف سے دیہات میں اعلیٰ تعلیم کا کوئی انتظام نہیں ہؤا۔ اور جس زمیندار کی دو چار ایکڑ زمین ہو۔ وہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم کس طرح دلا سکتا ہے۔ بے شک پرائمری تعلیم کا انتظام گورنمنٹ کی طرف سے کیا گیا ہے۔ لیکن موجودہ زمانہ کی علمی ترقی کے مقابلہ میں پرائمری تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور جن زمینداروں کے پاس اتنی تھوڑی زمین ہے۔ ان سے یہ امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائیں۔ کیونکہ ان کے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے۔ کہ وہ بچوں کی تعلیم کا خرچ برداشت کر سکیں۔ تو اس کے لئے میرے نزدیک ایک تجویز یہ ہے۔ کہ

دیہات میں تعاون باہمی

کیا جائے۔ جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندے جمع کرتی ہے۔ اسی طرح ہر گاؤں میں اس کے لئے کچھ چندہ جمع کر لیا جائے۔ جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے والے لڑکے یا لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے۔ اس طرح کوشش کی جائے۔ کہ ہر گاؤں میں سے دو تین طالبعلم اعلیٰ تعلیم حاصل کر لیں۔ جب یہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر لیں گے۔ تو دوسرے لوگوں کے سامنے ایک نمونہ ہوگا۔ وہ کوشش کرینگے۔ کہ ان کے بچے بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ بعض اچھے کھاتے پیتے خاندانوں کے لڑکے

باوجود اعلےٰ تعلیم کی استطاعت رکھنے کے

تھوڑی سی تعلیم حاصل کر کے چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کے گاؤں میں کوئی اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ان کے لئے بطور نمونہ کے نہیں ہوتا۔ لیکن جن دیہات میں تعلیم کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ وہاں والدین اپنی زمین رہن رکھ کر بھی بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلواتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کے سامنے

کوئی نہ کوئی نمونہ

ہوتا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ فلاں کے لڑکے نے بی۔اے پاس کیا۔ اور وہ اچھے عہدہ پر ہے۔ تو انہیں بھی اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس طرح ہر ایک گاؤں میں ایک دو نوجوانوں کو بی۔اے تک تعلیم دلوا دی جائے۔ تو باقی لوگوں کو خود بخود شوق پیدا ہو جائے گا۔ پس عہدیداروں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس سکیم کی طرف پورے طور پر متوجہ ہوں۔ اور بچوں کے والدین کو مجبور کریں۔ کہ وہ اپنے بچوں کو کم از کم میٹرک تک اور اگر استطاعت رکھتے ہوں۔ تو بی۔اے تک تعلیم دلوائیں۔ مجبور سے میرا مطلب یہ ہے۔ کہ انہیں

میرا خطبہ پڑھ کر سنایا جائے

اور اعلیٰ تعلیم کے فوائد ان کے سامنے بار بار بیان کئے جائیں۔ اور طالب علموں کی پڑھائی کی نگرانی کی جائے۔ کہ وہ تعلیم میں کیسے ہیں۔ ان کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ کہ وہ تعلیم میں پورے طور پر دلچسپی لیں۔ اور جو انسپکٹر دورہ پر جائیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ احمدی لڑکوں کو تعلیم کے فوائد بتائیں۔ اور ان کے والدین کو نصیحت کریں۔ کہ وہ ان کی پڑھائی تکمیل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر سو میں سے دس طالب علم بھی اچھے نکل آئیں۔ تو بھی جماعت کو تعلیمی لحاظ سے بہت بڑا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ میں نے اس سکیم کو جماعت کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اگر جماعت اس پر عمل کرے گی۔ تو دینی اور دنیوی طور پر تمام جماعتوں پر خدا کے فضل سے فوقیت حاصل کرے گی۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ پہلے پنجاب اور اس کے ساتھ ملتے ہوئے یو۔پی اور صوبہ سرحد کے علاقوں میں اور پھر آہستہ آہستہ دوسرے تمام صوبوں میں بھی منتظم طور پر کوشش کی جائے۔ پس

جماعت اگر چاہتی ہے

کہ وہ بہت جلد دنیا پر چھا جائے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اعلیٰ تعلیم کو اپنے اندر عام کرے۔ افریقہ میں ہماری کامیابی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ وہاں ہمارے سکول قائم ہیں۔ اور زیادہ تر وہاں کے لوگ سکولوں کی وجہ سے احمدیت کا مطالعہ کرتے ہیں۔ لیکن افریقہ میں خرچ کم ہے۔ اس لئے وہاں سکول قائم کرنے کے لئے زیادہ روپیہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس سکیم کو پہلے میں نے مصلحتاً بیان نہیں کیا تھا۔ کیونکہ ہمارا کالج کوئی نہ تھا۔ لیکن اب جبکہ میں نے یہ سکیم بیان کر دی ہے۔ جماعت کو چاہیئے۔ کہ پوری توجہ سے اس پر عمل کرے۔ اور دفتر تعلیم کو چاہیئے۔ میری ہدایت کے مطابق جلدی انسپکٹر مقرر کرے۔ اگر ہم اپنے

تعلیمی پروگرام

کو مکمل کر لیں۔ تو ہندوستان کی کوئی جماعت ایسی نہ ہوگی۔ جو جماعت احمدیہ کا مقابلہ کر سکے۔ اگر ہماری جماعت تعلیم میں اعلیٰ ہو۔ تو لازمی بات ہے۔ کہ زندگی کے باقی شعبوں میں بھی باقی جماعتیں اس سے شکست کھائیں گی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہماری علمی ترقی

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک فوری ارشاد

قائدین مجالس کی فوری توجہ کے لئے

قادیان ۲۶ اخاء۔ سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر خدام و اطفال کو علمی ترقی کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی تھی۔ اور اسی سلسلہ میں آج خطبہ جمعہ میں حضور نے پھر اسی امر کی طرف تاکیداً توجہ دلائی ہے۔ کہ جماعت کا کوئی ایک فرد بھی بے علم باقی نہ رہے۔ جس کے لئے ابتداءً یہ ضروری ہے۔ کہ تمام جماعتوں میں ایسی فہرستیں تیار کی جائیں۔ جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ کون کون فرد جماعت (۵ تا ۲۰ سال) اس وقت تک کس قدر تعلیم حاصل کر چکا ہے۔ اور کون کون اس وقت تک بالکل ناخواندہ ہے۔ چنانچہ حضور کے اس ارشاد کی فوری تعمیل کے لئے میں تمام قائدین مجالس سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ بہت جلد قلیل ترین وقت کے اندر اندر بہ تفصیل ذیل فہرستیں مرتب فرما کر مرکز میں بھجوا دینگے۔ قائدین اپنی اپنی جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے پورا پورا تعاون حاصل کریں۔ اور اس قومی ذمہ واری کو خود اپنے کندھوں پر لیتے ہوئے اپنے آقا کے ارشاد کی فوری تعمیل کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ فہرستیں حسب ذیل تفصیل کے ساتھ مرتب کی جائیں:-

نام طفل یا خادم۔ ولدیت۔ عمر۔ کس قدر تعلیم حاصل کر چکا ہے۔ تعلیم جاری ہے تو کس جماعت میں ہے۔ تعلیم چھوڑ دی ہے تو کتنے عرصہ سے۔ ناخواندگی کی صورت میں ناخواندگی کی وجہ۔

نوٹ:- الفضل کے ذریعہ اس اطلاع کے پہنچنے پر قائدین کرام بواپسی اس امر کی اطلاع ضرور بھجوا دیں۔ کہ وہ کب تک مکمل اور مفصل فہرستیں مرکز میں بھجوا دیں گے اور پھر اس عرصہ کے اندر فہرستیں بالضرور بھجوا دیں۔ (خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

الیکشن کے متعلق ضروری ہدایت

تمام جماعتہائے اندرون ہند کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی فرمودہ ہدایات متعلق الیکشن بصورت ٹریکٹ بھجوائی گئی ہیں۔ امراء جماعت ہائے کا فرض ہے۔ کہ جماعت کے احباب [illegible] (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

چند ایک اوصاف پیدا کر کے جماعت میں اضافہ کیلئے کوشش کریں

تو

آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج میں بھرتی ہو سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے کشف کے ذریعہ خبر دی کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کیلئے پانچ ہزار سپاہی دیئے جائیں گے۔ جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سلسلہ کی اشاعت کے لئے سپاہی کے طور پر قبول فرمائے گا۔ ان کی خوش قسمتی ظاہر ہے۔ ہر احمدی اس فوج میں بھرتی ہونے کی کوشش کرسکتا ہے۔ اس جنگ میں شامل ہونے کے لئے آپ کو توپ و تفنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ صرف قوت ایمانی اور نور عرفان کے چمکدار ہتھیاروں اور ان ہتھیاروں کے جوہر یعنی صبر۔ استقامت محنت۔ اخلاص۔ وفا۔ معارف الٰہیہ اور حقائق دینیہ سے آراستہ ہونے کی ضرورت ہے انہیں ہتھیاروں سے آپ دشمنان اسلام کو زیر کریں گے۔ گالیاں سن کر دعا دینا ہوگی۔ جان کی دھمکیاں سننی پڑیں گی اور سب قسم کی ذلتیں دیکھتے ہوئے ثابت قدم رہنا ہوگا۔ نیز روحانی امور کے بیان کرنے اور روحانی اور عقلی حجتوں کو مخالفوں پر پورا کرنے پر قدرت حاصل کرنا ہوگی یہ اوصاف پیدا کر کے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور دیگر غیر احمدی متعلقہ دوستوں کے مرجھائے ہوئے دلوں کو پھر حقیقی ایمان سے تازہ کر دیں۔ اور ہر مہینہ یہ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ افراد آپ کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ ستمبر ۱۹۴۵ء میں جن دوستوں کے ذریعہ بیعتیں ہوئی ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں۔ آپ بھی کوشش فرمائیں کہ آئندہ ماہ آپ کا نام بھی اس مبارک فہرست میں ہو +

انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
جناب مولوی عبدالسمیع صاحب و مولوی عبداللطیف صاحب سمرداد نگر۔ ضلع مرادآباد۔ یو۔پی	۷	جناب محمد امین صاحب دیہاتی مبلغین کلاس قادیان	۱
" مولوی عبدالاحد صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان	۷	" عبدالعظیم صاحب جلد ساز	۱
" امیر صاحب جماعت احمدیہ چک سکندر گجرات	۷	" عبدالکریم صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ کنویاں پونچھ	۱
" عبداللہ خان صاحب افسر جنوبی سندھ	۶	" محمد خان خیر دل صاحب گھیاں ضلع کیمبلپور	۱
" حکیم فتح محمد صاحب نمبردار	۳	" مرزا محمد حسین صاحب جھنگی مسیح	۱
" جلال الدین صاحب کنسٹیبل پولیس لاہور	۲	" محمد دین صاحب در برکت علی صاحب چک ۵۶۵	۱
" مرزا محمد صدیق بیگ صاحب قصور	۲	" نورالدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ کیہودہ	۱
" پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ کنانور	۲	" نذیر علی صاحب ڈپٹی تحصیلدار پنڈدادنخان ضلع جہلم	۱
" ملک فتح محمد صاحب زعیم محلہ دارالبرکات قادیان	۲	" فرمان علی صاحب کالا بن ریاست جموں	۱
" عبدالستار صاحب احمدی شموگہ	۲	" شیخ غلام رسول صاحب گھٹیالیاں	۱
" قریشی عبدالوحید صاحب مڈکی	۲	" خواجہ عبدالرحمن صاحب ٹھیکیدار ضلع مظفر آباد	۱
" مولوی عرفان علی صاحب عرائض نویس بالاسہرہ	۱	" محمد نقی صاحب بیرسٹرایٹ لاء	۱
" محترمہ مومنہ صاحبہ بنگال	۱	" محمد عبدالعزیز صاحب کروڑ پکا ضلع ملتان	۱
" کرم الٰہی صاحب ظفر زعیم حلقہ مسجد مبارک قادیان	۱	" صدر دین صاحب کوٹ کپورہ ریاست فرید کوٹ	۱
" اللہ رکھا صاحب سب انسپکٹر پولیس کانگڑہ	۱	" محمد بخش صاحب امام الصلوٰۃ بیری	۱

وصیتیں

نوٹ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۸۷۰۲ منکہ خاتم النساء زوجہ امیر الدین صاحب قوم احمدی عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن احمدی پاڑہ ڈاکخانہ برہمن بڑیہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی و نقرئی قیمتی ۴۰۰/- روپے جو میرے پاس موجود ہے اور حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ جو کہ ۵۰۰/- روپے ہے لیکن ان کی ضعیف العمری اور معذوری کے پیش نظر وصولی کی امید نہیں بہرحال اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر اور میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ خاتم النساء احمدی پاڑہ برہمن بڑیہ۔ گواہ شد۔ عبدالمالک برہمن بڑیہ بنگال گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۹۵۶ منکہ سکینہ بیگم زوجہ ماسٹر محمد صابر علی صاحب احمد قوم قریشی ہاشمی عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن موضع ٹک قریشیاں ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد ارثت ایک سو روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ باقی چار صد روپیہ نقد بھی میرے خاوند کے ذمہ ہے کیونکہ انہوں نے تعمیر مکانات پر خرچ کیا ہوا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد سکینہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد صابر علی موصی ۲۹۰۱ گواہ شد علی محمد اجمانی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۹۸۷ منکہ چودھری مولاداد ولد چودھری شیر محمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۰۹ء ساکن چک ۳۳ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری جائیداد میں کنال زمین زرعی ہے جس کی قیمت مبلغ ۱۱۰۰/- روپے ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد چودھری مولاداد موصی گواہ شد علی بخش پریذیڈنٹ چک ۳۳ ج ب گواہ شد بشیر اصغر باجوہ

نمبر ۸۹۲۳ منکہ حسین بخش ولد چودھری راج بخش صاحب قوم جٹ گھمن پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن چک ۳۴ ج ب ڈاکخانہ چک ۳۳ ج ب ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۱۲ کنال واقع موضع عدالت گڑھ ضلع سیالکوٹ میں بلا شرکت غیری ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ ۲۵/- روپے اور الاؤنس ۱۶/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا میرے مرنے پر جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد حسین بخش پٹواری مال چک ۳۷ گواہ شد جلال الدین چک ۳۴ گواہ شد۔ چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۹۲۱ منکہ نیاہ بی بی زوجہ چودھری اللہ بخش صاحب قوم جٹ ہیجراہ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک ۳۷ ج ب ڈاکخانہ چک ۳۳ ج ب ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد صرف حق مہر ۱۳۰۰/- روپے ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ۔ نیاہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد۔ اللہ بخش خاوند موصیہ۔ گواہ شد چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۹۲۰ منکہ اللہ بخش ولد چودھری شہامد خان صاحب قوم جٹ ہوار پیشہ زراعت عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک ۳۷ ج ب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ڈاکخانہ چک ۱۰۳ سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری مجموعہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۵ ایکڑ۔ اور ۱۸ ایکڑ واقعہ موضع کھیس ضلع میانوالی کل تعداد ۲۰ ایکڑ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا میرے مرنے پر جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد اللہ بخش موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد جلال الدین

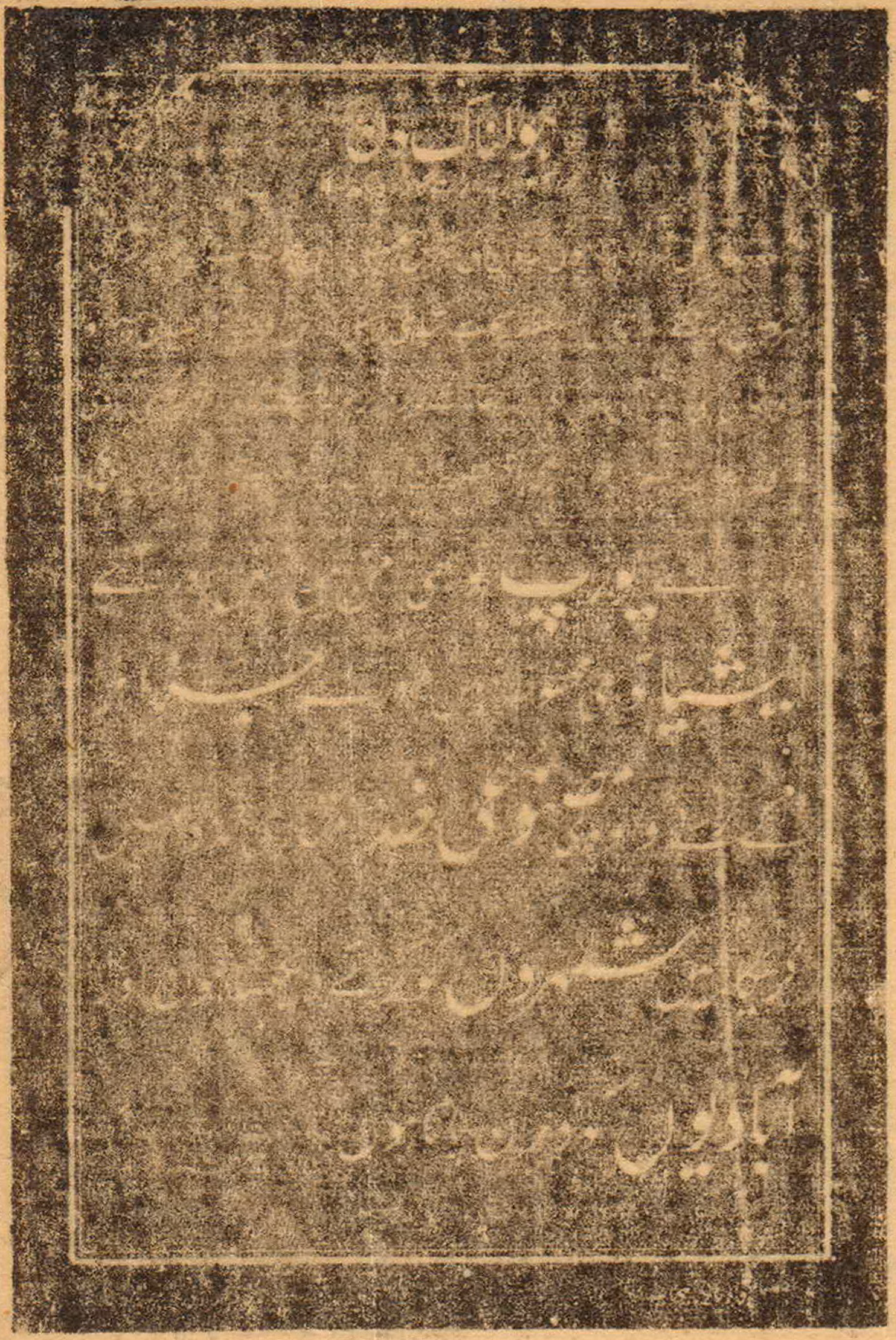

NOV.					
SUN	4	11	18	25	
MON	5	12	19	26	
TUE	6	13	20	27	
WED	7	14	21	28	
FRI	2	9	16	23	30
SAT	3	10	17	24	

DEC.					
SUN	30	2	9	16	23
MON	31	3	10	17	24
TUE	4	11	18	25	
WED	5	12	19	26	
FRI	7	14	21	28	
SAT	1	8	15	22	29

Malik Attaur Rahman Ravi Road. Lahore.

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"اگر ہم سو فیصدی افراد کو قرآن مجید کا ترجمہ سکھا دیں تو پھر ہماری فتح میں کوئی شک ہی نہیں" (فرمان حضرت مصلح موعود)

ترجمۃ القرآن بطرز جدید کے ذریعہ سو فیصدی افراد انشاء اللہ تعالیٰ بغیر استاد کی مدد کے ترجمہ پڑھ سکتے ہیں۔ پہلا کورس اطفال۔ خدام۔ انصار احمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے لئے طبع ہو چکا ہے۔ جلد اول پارہ الٓمٓ ۸۵ کتاب بطرز تیسیر القرآن۔ طباعت عمدہ کاغذ سفید قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک بجائے رجسٹری پیکٹ چھ آنہ اسکے علاوہ ہمارے مکتبہ میں پرانی مطبوعہ کتب کے علاوہ تمام نئی مطبوعات مثلاً تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم ہدیہ سات روپے دلائل ہستی باری تعالیٰ قیمت ۳/ ضرورت مذہب قیمت ۳/ ہر دو رسالے روپیہ کے سات عدد اسلام کا اقتصادی نظام غیر مجلد بارہ آنہ مجلد ایک روپیہ چھ آنہ۔ یہ تینوں کتب کمیونسٹ فتنہ کا زبردست رد ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ و حضرت مصلح موعودؓ کی دعائیں (منظوم) دعائیں۔ قیمت ۲/ حضرت مصلح موعودؓ کے بیان فرمودہ ۲۶ چھبیس ضروری طریق تربیت اولاد قیمت ۲/ ہر دو رسالے روپیہ کے دس عدد۔ پیشگوئیاں زندہ خدا کے زندہ نشان قیمت ۲/ ارشاد محمد و عروج احمدیت چار چار آنے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔

مینیجر مکتبہ بشارات رحمانیہ۔ ریلوے روڈ۔ قادیان

باجازت امور عامہ

اعلان نکاح

میرے لڑکے عنایت اللہ خان کا نکاح بعوض مہر ایک ہزار روپیہ سعیدہ خانم صاحبہ بنت ملک محمد حنیف صاحب چک ۲۲۶ ج۔ب ضلع لائل پور کے ساتھ ۲۶/۱۰/۴۵ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک کرے

خاکسار محمد عبداللہ سگنیلر نہر ننگہ سالار والا

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو "شباکن" استعمال کریں۔ قیمت مکعبد قرص ۸/ پچاس قرص ۱۳/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

سرور زندگی

ہاضمہ کی خرابی سے نظام معدہ بگڑ کر دماغی تھکاوٹ جسمانی اعصابی کمزوری کے باعث تسکین نہیں آتی لہذا

Digesole

ہی ایک صحت بخش ٹانک دوا ہے جو تمام اعصابی کمزوریاں کو رفع کر کے جسم میں طاقت پیدا کرتی ہے معدی فیدلائی ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔ محصول بذمہ خریدار

کنول اینڈ کمپنی۔ بٹالہ (پنجاب)

اکسیر بصر

پیدائشی نقص کے سوا آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے اکسیر ہے۔ اس کا متواتر استعمال نظر کو قائم کر کے عینک سے بے نیاز کر دیتا ہے

قیمت ۲/۸/ تولہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ

حمیدیہ فارمیسی قادیان

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اٹھرا کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کے مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ نرین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱/ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر بارہ روپے۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضؓ

دواخانہ معین الصحت قادیان

اپنی ملکی صنعتوں کو فروغ دیجئے

اپنی زندگی کے معیار کو بلند کیجئے

آپ کے کارخانہ میں اصلی نٹ سے ہر رنگ اور ہر ڈیزائن کے نہایت عمدہ اور پائیدار بٹن تیار ہوتے ہیں۔ ٹیلر ماسٹر صاحبان براہ راست مال ہم سے منگوا کر اپنا روپیہ بچائیں موسم شروع ہے مال کی زیادتی کے پیش نظر اپنا آرڈر جلد ارسال فرمائیں۔

سردار عطاء اللہ خان بی اے سول پروپرائٹر

دی ایگل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۲۹ اکتوبر۔ کل مجلس احرار اور آزاد مسلم پارٹی کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں مسلم لیگیوں اور خاکساروں کے درمیان تصادم ہو گیا۔ مجمع میں سوڈا واٹر کی بوتلیں پھینکی گئیں۔ پولیس نے موقعہ پر پہنچکر حالات پر قابو پا لیا۔ کئی افراد زخمی ہو گئے۔

کلکتہ ۲۹ اکتوبر۔ جنوب مشرقی ممالک کی یاد میں ایک دن منانے کے لئے صوبہ بنگال اور آسام میں متعدد شہروں میں جلسے کئے گئے۔ جن میں ان ممالک کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

واشنگٹن ۲۹ اکتوبر۔ امریکہ کی غیر ملکی پالیسی کے بارے میں صدر ٹرومین کی اٹامک بم کے متعلق تقریر پر لنڈن کے اخبارات نے سخت مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ اور اٹیم بم کا راز دوسرے ممالک کو نہ بتانے کی وجہ سے اس اندیشہ کا اظہار کیا۔ کہ یہ امر دنیا میں سخت بدامنی پھیلانے کا موجب ہوگا۔ اور صریحاً انٹرنیشنل قوانین کی خلاف ورزی بھی ہے۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ کل ہوس آف کامنز [illegible] سوال اٹھایا جائے گا۔

بمبئی ۲۹ اکتوبر۔ کل مولانا ابو الکلام آزاد نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ تمام وہ لوگ جن کے نام کسی سیاسی بنا پر فہرست رائے دہندگان میں شامل نہیں کئے گئے۔ وہ گورنر جنرل کو لکھیں۔ میں سنٹرل اسمبلی سے اس بارہ میں خط و کتابت کرنا چاہتا ہوں۔

ٹوکیو ۲۹ اکتوبر۔ جنرل میکارتھر نے جاپانیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ کوریا فارموسا اور مشرق بعید کے ساحلوں کو خالی کر دیں۔

منیلا ۲۹ اکتوبر۔ آج فلپائن کے سابق جاپانی کمانڈر انچیف جنرل یاماشٹا کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ وہ سب سے پہلے جاپانی جنگی مجرم ہیں۔ جن کے خلاف عدالت میں مقدمہ شروع ہوا ہے۔

ماسکو ۲۹ اکتوبر۔ روسی فوجوں نے منچوریا کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔

ٹوکیو ۲۹ اکتوبر۔ جاپان میں ستمبر کے مہینہ میں جن بنکوں کو خالی کیا گیا تھا۔ اب ان کو مکمل طور پر ختم کر دینے کا کام بہت جلد شروع ہو جائے گا۔

پشاور ۲۹ اکتوبر۔ انڈین ہسٹاریکل ریکارڈز کا بائیسواں سیشن آج شروع ہو گیا ہے۔

بٹاویہ ۲۹ اکتوبر۔ جاوا میں صورت حالات سدھر رہی ہے۔ امید ہے۔ کہ جلد ہی ڈاکٹر سکارنو ڈچ افسروں سے ملاقات کر کے کسی نتیجہ پر پہنچ جائیں گے۔ ادویات سے لدا ہوا ایک جہاز ہالینڈ سے جاوا پہنچ گیا ہے۔

رنگون ۲۹ اکتوبر۔ کل گورنر برما نے برما میں مقیم ہندوستانیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ انہوں نے تمام مصائب کا نہایت ہمت اور جانفشانی سے مقابلہ کیا ہے۔ مزید آنے والے ہندوستانیوں کو برمی لوگ نہایت خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہینگے۔

بٹاویہ ۲۹ اکتوبر۔ انڈونیشین اور اتحادیوں کے درمیان شدید طور پر تصادم ہو گیا ہے۔

چنگنگ ۲۹ اکتوبر۔ چین میں کمیونسٹوں [illegible] رہی ہے۔

بمبئی ۲۹ اکتوبر۔ مسلم لیگ۔ احرار۔ خاکسار اور جمیعتہ العلماء ہند کی موجودہ کشمکش کے متعلق کل مسٹر جناح نے اخباری نمائندوں کو ایک بیان میں بتایا۔ کہ مسلم لیگیوں کو چاہیئے کہ وہ ان فرقہ وارانہ جھگڑوں میں دخل نہ دیں۔ اور ایسے جلسوں میں جن میں فتنہ و فساد کا اندیشہ ہو۔ ہرگز نہ جائیں۔ ہمارا مقصد آئینی طور پر انتخابات لڑنا ہے اور ہمارا کام ہے۔ کہ ہم انصاف اور باہمی رواداری کے ساتھ ہندوستان میں اور صوبوں میں منصف افراد کی حکومت بنا سکیں۔

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ کل چودہ سو حاجیوں کا آخری قافلہ جدہ روانہ ہو گیا ہے۔ اس سال تمام حاجی صرف اسی بندرگاہ سے ہی جا سکے ہیں۔ کل حاجیوں کی تعداد جو ہندوستان سے گئے ہیں۔ ۹۲۰۰ سے زیادہ ہو گئی ہے۔

نیو یارک ۲۷ اکتوبر۔ آج صدر ٹرومین نے نیو یارک میں نیوی ڈے کے موقع پر امریکہ کی نئی خارجہ پالیسی کا اعلان کر دیا۔ ان کا یہ اعلان تمام سامراجی طاقتوں کو کھلا چیلنج ہے۔

آپ نے کہا۔ کہ امریکہ تمام چھوٹی بڑی اقوام کی آزادی کا خواہاں ہے۔ ان ملکوں کی آزادی واپس دلائی جائے گی۔ جن کی آزادی طاقت کے زور سے چھینی گئی ہے۔ تمام اقوام کو حق خود اختیاری دیا جائیگا۔ بحری راستے پر کسی خاص قوم کا اجارہ نہ ہوگا۔

سائیگان ۲۷ اکتوبر۔ اتحادی فوجوں نے ہند چینی کے تین شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان تینوں شہروں کو فوجی اہمیت حاصل ہے۔ اور وہ سائیگان کے قرب و جوار میں واقع ہیں۔ ان شہروں میں ہندوستانی برطانوی اور فرانسیسی فوجوں نے قبضہ کیا۔ اتحادی فوجوں کی اس سہ طرفہ پیش قدمی کا مقصد یہ ہے۔ کہ دریائے میکونگ کے زیریں حصہ کو مخالفوں سے صاف کر دیا جائے۔ اور رسل و رسائل کا سلسلہ قائم کیا جائے۔ کل رات سائیگان کے شمال میں انامی فوجوں نے ہندوستانی فوج پر کئی سخت حملے کئے۔ لیکن ہندوستانی فوجوں [illegible]

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ مسٹر ارنسٹ بیون برطانوی وزیر خارجہ نے یورپ کے مسائل کی ایک بھیانک تصویر پیش کی ہے۔ آپ نے کہا اس وقت یورپ کے لاکھوں انسان خانہ ویران پھر رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ تا حال مشرقی یورپ میں خانہ ویران اشخاص کی تعداد ڈیڑھ کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ اس کے علاوہ ایک کروڑ انسان ایسے ہیں کہ جن کے سکونتی وسائل تباہ ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی ۲۷ اکتوبر۔ ایک نیا آرڈی نینس جاری کیا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ اس آرڈی نینس کے ماتحت فوجی تحقیقاتی عدالت کسی فوجی افسر یا سپاہی کے متعلق یہ فیصلہ دے۔ کہ وہ جان بوجھ کر اپنی یونٹ کو چھوڑ گیا تھا۔ یا دشمن کے ہاتھ پڑنے کے بعد اس کا طرز عمل دشمن کو مدد دینے والا رہا۔ یا جو عدم احتیاط یا جان بوجھ کر ہدایت اور فرائض سے غفلت کر کے رضاکارانہ طور پر دشمن کے ہاتھ میں پڑ گیا ہو۔ یا جو دشمن کی قید میں سے بھاگنے کا موقعہ ملنے کے باوجود پھر اپنی فوج میں نہ آملا۔ ان کی ساری تنخواہ یا الاؤنس یا ان کا کچھ حصہ ضبط کیا جا سکے گا۔

مدراس ۲۷ اکتوبر۔ حکومت مدراس نے ایک سکیم منظور کی ہے۔ جس کی سے مدراس میں آئینہ سازی اور کانچ کا سامان بنانے کا ایک سنٹر کھولا جائے گا۔

امرتسر ۲۹ اکتوبر۔ گندم ۱۴ روپے ۸ آنے فی من۔ گندم اعلیٰ ۹ روپے ۲ آنے۔ چنے ۸ روپے ۶ آنے۔ نیا گڑ سولہ و سترہ روپیہ کے درمیان۔

ٹوکیو ۲۹ اکتوبر۔ آج ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آئندہ جاپان کے گورنروں کا انتخاب عام لوگوں کی استصواب رائے پر ہوا کرے گا۔

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ آج صبح آسٹریلین کرکٹ ٹیم اور ناردرن انڈیا کرکٹ ٹیم کے درمیان میچ شروع ہوا۔ ہندوستانی ٹیم نے کل ۱۰۱ رنزیں کیں۔ اب آسٹریلین ٹیم کھیل رہی ہے۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ کل پہلی مرتبہ چیکوسلواکیہ کی عارضی اسمبلی کا اجلاس ہوا۔

سائیگان ۲۶ اکتوبر۔ اتحادی فوجوں نے ہند چینی کے تین اہم شہروں پر قبضہ جما لیا ہے جن کے نام اور حالات حسب ذیل ہیں۔

(۱) منٹو۔ دریائے میگانگ پر ایک ریلوے شہر جو سائیگان کے جنوب مغرب میں ۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے (۲) تانان صوبہ تانان کا دار الحکومت جو سائیگان کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ (۳) بین ہول جو سائیگان سے ۱۴ میل دور واقع ہے۔ یہ قبضہ ہندوستانی فرانسیسی اور برطانوی فوجوں کے مشترکہ اقدامات کا نتیجہ ہے۔ یہ قبضہ بغیر کسی مزاحمت کے عمل میں آیا۔ ہندوستانی اور برطانوی فوجوں نے بین ہیوا پر بھی بغیر کسی مزاحمت کے قبضہ کر لیا ہے۔ کل رات سائیگان کے شمال میں انامیوں نے ہندوستانی فوجوں پر چند زوردار حملے کئے۔ جو کمک آنے پر پسپا کر دیئے گئے۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ بدھ کے روز امریکن سفیر مسٹر ہیری مین نے کاکیشیا میں سوچی کے مقام پر مارشل سٹالن سے ملاقات کی۔ اور صدر ٹرومین کا ایک پیغام مارشل سٹالن کے حوالہ کیا۔ مارشل سٹالن آج کل سوچی میں چھٹیاں گزار رہے ہیں۔